احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | منگل - ۷ - جمادی الاول ۱۴۱۳ھ، ۳ - نبوت ۱۳۷۱ ہش، ۳ - نومبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۵۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی کا تسلسل کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے

انسان کا گوشت پوست کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ گوشت پوست جیسے ایک چور کا ہے ویسے ہی ایک نیک آدمی کا ہے۔ ہڈیاں جیسے ایک چور کی ہیں ویسے ہی ایک نیک آدمی کی ہیں۔ خون جیسے ایک چور کا ہے ویسے ہی ایک نیک آدمی کا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس کے اخلاق برے ہیں اور اس کے اخلاق اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ اس کے اندر روحانیت نہیں اور اس کے اندر اعلیٰ درجہ کی روحانیت پائی جاتی ہے۔ پس اگر اس کی وہ روحانیت اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق دوسرے میں باقی رہ جائیں گے۔ تو وہ مرا کس طرح۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے

۲۷ دسمبر ۱۸۹۲ کے جلسہ کا اعلان

بعد ہذا بخدمت جمیع احباب مخلصین التماس ہے کہ ۲۷۔ دسمبر ۱۸۹۲ء کو مقام قادیان میں اس عاجز کے محبوں اور مخلصوں کا ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا۔ اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ (دین حق) کے قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں اور (دین حق) کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں۔ چنانچہ انہیں دنوں میں ایک انگریز کی میرے نام چٹھی آئی۔ جس میں لکھا تھا کہ آپ تمام جانداروں پر رحم رکھتے ہیں۔ اور ہم بھی انسان ہیں اور مستحق رحم۔ کیونکہ دین (حق) قبول کر چکے اور (دین) کی سچی اور صحیح تعلیم سے اب تک بے خبر ہیں۔ سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت تیار ہونے والی ہے۔

(۔) سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ (۔) کی راہ میں ادنے ادنے حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق (۔) پر بنیاد ہے۔ (۔) عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا۔ اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اوہام پرست مخالفوں کا نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے (۔) یہی ہوگا، ضرور یہی ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی

باقی صـ۷ پر

درخواست دعا

○ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:-

بذریعہ فون اطلاع ملی کہ بیگم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی آنکھ کے درد میں کچھ کمی آئی ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ پس سامنے ہی ہے ریٹینا تک نہیں پہنچی۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال کے والد مکرم چوہدری بشیر محمد صاحب چک ۱۱۱/۶ L، مسلسل ۱½ ماہ سے بیمار ہیں۔ پہلے ساہیوال ہسپتال داخل رہے۔ بعدہ بغرض علاج ملتان لے گئے ہیں۔ انہیں پیشاب کی تکلیف ہے۔ وہاں ڈاکٹر صاحب سے T.U.R. کے لئے وقت لیا گیا ہے۔ ان کی صحت کمزور ہے اور بڑی عمر ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

○ محکمہ زراعت پنجاب لاہور نے مختلف زرعی یونیورسٹیوں میں پنجاب کیلئے مختص درج ذیل سیٹوں کے لئے مورخہ ۱۰ نومبر ۹۲ء تک درخواستیں طلب کی ہیں۔

۱۔ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی پشاور سرحد ڈگری شعبہ بی ایس سی ایگریکلچر انجینئرنگ
۲۔ زرعی یونیورسٹی پشاور۔ سرحد۔ بی ایس سی آنرز ایگریکلچر
۳۔ زرعی کالج کوئٹہ۔ بلوچستان ،،
۴۔ گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان ،،
۵۔ آزاد جموں اینڈ کشمیر یونیورسٹی مظفر آباد ،،

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۹۲ء ملاحظہ فرماویں

(نظارت تعلیم)

حصول علم ساری عمر جاری رہنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش ۳ نومبر ۱۹۹۲ء

خدا تعالیٰ کا ادراک

خدا تعالیٰ کو پہچانا تو ضرور ہے لیکن اسے دیکھا کس نے ہے۔ انسانی آنکھ سب کچھ دیکھ سکنے کے باوجود خدا تعالیٰ کے وجود کو دیکھ نہیں سکتی لیکن اس کے باوجود کہا جاتا ہے کہ جب تم عبادت کر رہے ہو تو یوں ہو کہ گویا خدا کو دیکھ رہے ہو اور ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ تو سمجھو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ گویا کہ خدا کو نہ دیکھ سکنے کے باوجود اس بات کی امید کی جا سکتی ہے کہ گویا خدا کو دیکھ رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ الفاظ کے معنی تو ہوتے ہی ہیں انکی اہمیت کے مختلف درجے اور مختلف زاوئے ہوتے ہیں۔ اور عام طور پر اس اہمیت اور زاویہ کے سلسلہ میں لغت ہماری بہت کم مدد کرتی ہے۔ یہ تو تصوراتی چیز ہے۔ اور تصور جسمانی طور پر نہ ہونے کے باوجود موجود ہوتا ہے۔ ہم تصور میں کیا کچھ نہیں دیکھ سکتے کسی نے کہا ہے ناکہ ہے دیکھنے کا شوق تو آنکھوں کو بند کر۔ ہے دیکھنا یہی کہ نہ دیکھا کرے کوئی۔ گویا کہ دیکھنے کے بھی درجے ہیں اور اس کے زاویے بھی مختلف ہیں۔ خدا تعالیٰ وراء الوریٰ ہستی ہے۔ سوچی جا سکتی ہے سمجھی جا سکتی ہے۔ پہچانی جا سکتی ہے۔ محسوس بھی کی جا سکتی ہے۔ لیکن جسمانی آنکھوں سے دیکھی نہیں جا سکتی۔ یہی آنکھیں بند کر کے خدا تعالیٰ کا تصور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم اسے دیکھ رہے ہیں ہم اسکے سامنے کھڑے ہیں۔ یا وہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ یہی خدا تعالیٰ کو دیکھنا ہے یا اسکے نشانات سے اسے دیکھا اور پہچانا جا سکتا ہے۔

کسی چیز کو اچھی طرح جاننے کا نام ادراک ہے۔ لیکن یاد رہے کہ دیکھنے کی طرح ادراک بھی درجہ بدرجہ حاصل ہوتا ہے اور اسکے بھی زاوئے ہیں۔ ادراک صرف کسی لفظ کے معنی ہی سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ یہ معنے سے آگے بڑھ کر اس کی ماہیت کو جاننے اور اسے پہنچاننے کا نام ہے۔ خدا تعالیٰ کا ادراک ہماری جسمانی آنکھوں سے نہیں دل کی آنکھوں سے ہوتا ہے۔ اور اگر خدا کلیتہً ہمارے ادراک سے باہر ہے اور ہم کسی درجے میں بھی اور کسی زاوئے میں بھی اس کا ادراک نہیں کر سکتے تو یقیناً اسے وہ اندھا ایمان کہا جائیگا جسکی کوئی وقعت نہیں ہمیں سوچ اور سمجھ بوجھ کو کام میں لا کر خدا تعالیٰ کی ہستی کا ادراک کرنیکی کوشش کرنی چاہئیے

دیکھو گے مری سمت اگر میلی نظر سے
تم دیکھ نہ پاؤ گے کبھی میرے خد و خال
آوازۂ تحقیر مبارک تمہیں، لیکن
آواز سے چھن جائیں گے آواز کے سُر تال

ابوالاقبال

○

دشمنِ جاں ہوا اُس راحتِ جاں کا انداز
گُل میں آیا ہے نظر سنگِ گراں کا انداز

عرضِ مطلب کے لئے بس ہے نگاہِ بیتاب
عشق کو آتا نہیں شرحِ بیاں کا انداز

انقلاب آئے گا دنیا میں کوئی عالمگیر
آج بدلا سا ہے کچھ پیرِ مغاں کا انداز

دے کے دستک مرے دروازے پہ بولا یہ جنوں
تم کہو گر تو بدل دوں میں جہاں کا انداز

ان ستاروں میں ابھی ہوگا بہت ردّ و بدل
یہ بتاتا ہے مجھے کاہکشاں کا انداز

آج کے ذرّوں کی تعظیم کرو کل کے لئے
اِن کے ماتھے میں ہے خورشید جہاں کا انداز

باغ میں پھول کا اندازِ خموشی بدلا
بلبلو! تم بھی ذرا بدلو فغاں کا انداز

حال میں سارے مکینوں کا بتا سکتا ہوں
دُور سے دیکھ کے اک اک کے مکاں کا انداز

اب تبسّم تو بڑے شوق سے رو شام و سحر
بھا گیا اُن کو ترے اشکِ رواں کا انداز

عبدالرشید تبسّم

عبادت میں دوام اختیار کرو

اگر تم دنیا میں دوام چاہتے ہو تو عبادت کی حفاظت کرو۔ اگر تم اپنے امن اور سکون کے لئے دوام چاہتے ہو تو عبادت میں دوام اختیار کرو اگر تم آسمانی حوادث سے محفوظ رہنا چاہتے ہو اور دکھوں اور مصیبتوں سے امن میں آنا چاہتے ہو تو عبادت کو اس کی شرائط کے ساتھ بجا لاؤ۔ تاکہ عبادت تمہارے لئے محافظ بن جائے۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

علمی مسائل

اسی طرح کئی اخلاقی مسائل ہیں جو حواس خمسہ سے معلوم نہیں ہو سکتے لیکن ہم ان پر یقین رکھتے ہیں مثلاً یہ حقیقت کہ عفو بالعموم دلوں سے بغض کو دور کرتا ہے۔ حسن سلوک مختلف انسانوں کو آپس میں رشتہ محبت سے جوڑ دیتا ہے۔ سب دنیا کی تسلیم کردہ ہے۔ مگر اس کو حواس خمسہ سے تو معلوم نہیں کیا جا سکتا۔ ایک ماں اپنے بچہ سے حسن سلوک کرتی ہے لیکن وہ نہیں جانتی کہ اس حسن سلوک کے نتیجہ میں جو محبت پیدا ہو گی۔ وہ اس کا کوئی مزہ بھی چکھ سکے گی یا نہیں۔ لیکن باوجود اس کے وہ محبت کرتی جاتی ہے ایک استاد شاگردوں کو پڑھاتا ہے وہ نہیں جانتا کہ اس کی تعلیم کے نتیجہ میں اس کے طلباء کسی اعلیٰ درجہ کو پہنچیں گے یا نہیں۔ مگر وہ پڑھانے سے باز نہیں رہتا۔ حکومتیں ملک کی حالت سدھارنے کے لئے ہزاروں جتن کرتی ہے اور نہیں جانتیں کہ ان کے خوش گوار نتائج کب اور کس شکل میں پیدا ہوں گے۔ مگر وہ آئندہ کی امید پر اور سابقہ تجربہ کی بناء پر اپنی کوششوں میں لگی رہتی ہیں۔ سپاہی نہیں جانتے کہ جنگ کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ لیکن اپنے ملک کی حفاظت میں جانیں دیتے چلے جاتے ہیں۔ یہ سب ایمان بالغیب ہی ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ ایمان بالغیب سے مراد ان سب صداقتوں پر ایمان لانا ہے جو حواس خمسہ سے معلوم نہیں کی جا سکتیں بلکہ ان کا ثبوت اور ذرائع سے معلوم ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کہ اسے حواس خمسہ سے معلوم نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کے جاننے کے اور دلائل ہیں اور وہ دلائل ایسے یقینی اور قطعی ہیں کہ ظاہری حواس سے معلوم کی ہوئی باتوں سے کم نہیں بلکہ زیادہ یقین کے مقام پر انسان کو کھڑا کر دیتے ہیں مثلاً خدا تعالیٰ کا کلام ہے جسے صاحب ایمان سنتے ہیں اور اس کے بتائے ہوئے علوم غیبیہ ہیں جنہیں صاحب ایمان پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ اور اس کی زبردست قدرتیں ہیں جن کا ظہور صاحب ایمان اپنے نفوس اور باقی دنیا میں دیکھتے ہیں۔ مگر باوجود ان باتوں کے خدا تعالیٰ کی ہستی وراء الورا ہے۔ وہ حواس خمسہ سے محسوس نہیں کی جا سکتی۔

اسی طرح ملائکہ کا وجود ہے۔ ملائکہ ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ نہ دوسرے حواس ظاہری سے معلوم کئے جا سکتے ہیں لیکن باوجود اس کے ان کا وجود وہمی نہیں ہے بلکہ ان کے وجود پر قطعی دلائل ہیں جو قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر بیان کئے گئے ہیں۔ یا مثلاً ایک غیب موت کے بعد کی زندگی ہے۔ قرآن کریم اس پر بے دلیل ایمان لانے کا حکم نہیں دیتا۔ بلکہ اس کے سچے ہونے پر زبردست دلائل دیتا ہے جو آئندہ مختلف مواقع پر بیان کئے جائیں گے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تلقینِ عمل

پس اپنے اندر ایک آگ پیدا کرو۔ اپنے اندر ایک سوزش اور جلن پیدا کرو۔ جس کے نتیجہ میں تم میں سے ہر ایک مالی قربانی اور دعوت الی اللہ کے لئے تیار ہو جائے۔ اور تمہارے یہاں پڑھنے کا فائدہ بھی ہو سکتا ہے۔ جب تم باہر جا کر یہی اسباق دوسروں کو سکھاؤ ان کو خود بھی یاد رکھو ان پر عمل کرو اور دوسروں کو بھی سمجھاؤ اور ان سے عمل کروانے کی کوشش کرو۔ اور پھر عین ایسے نئے آدمی پیدا کرو جو تمہارے ساتھ مل کر احمدیت کی (۔) میں حصہ لیں۔ پھر کوشش کرو کہ وہ بھی ان پر عمل کریں۔ اور اور نئے افراد پیدا کریں۔ اور ان سے عمل کروائیں۔ وہ احمدیت میں ہو کر اس کے احکام کے پابند ہوں۔ اور اس کو آگے پھیلائیں اور سلسلہ بڑھتے بڑھتے ایک دن ساری دنیا میں پھیل جائے۔ یہی کام ہے جس کے لئے تم یہاں بلائے گئے ہو۔ اور یہی وہ کام ہے جس کو تمہیں ہر وقت مدنظر رکھنا چاہیئے اگر تم نے یہ کام کیا تو تم خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو جاؤ گے۔ اور اگر نہ کیا تو اس کی ناراضگی کا موجب بنو گے۔ کیونکہ جتنے دن تم یہاں رہے تم نے محض ایک تھیٹر دیکھا ایک سینما دیکھا اور تم ایسی باتوں میں شامل رہے جن میں تمہاری روح شامل نہیں تھی تم نے اپنے دن بھی ضائع کئے اور اپنے استادوں کے دن بھی ضائع کئے۔

چوہدری ظہور احمد

کشمیر کی کہانی

شیخ محمد عبداللہ کی درخواست پر صدر محترم آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے اپنے نمائندہ سید زین العابدین کو جولائی ۱۹۳۲ء میں ہی کشمیر بھجوا دیا تھا۔ محترم شاہ صاحب کشمیر کے اُن دور دراز علاقوں میں بھی پہنچے جہاں وسائلِ رسل و رسائل محدود یا مفقود تھے۔ انہوں نے جن دشوار گزار راستوں پر سفر کیا اس کا حال سُن کر انسان حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ شاہ صاحب ایسے دور دراز مقام تک پہنچے جہاں اس وقت تک کوئی کشمیری لیڈر بھی نہیں پہنچ سکا تھا تو اس میں کوئی مبالغہ نہ ہو گا۔ اور ان کا یہ چار ماہ کا تاریخی دورہ عوامی سیاسی بیداری کے نقطۂ نظر سے اپنے اندر بہت افادیت رکھتا تھا۔ جو کشمیر مسلم کانفرنس کی کامیابی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ثابت ہوا۔

شاہ صاحب محترم کے دورہ کے ضمن میں مجھے ایک واقعہ یاد آیا۔ محترم قائداعظم محمد علی جناح جب کشمیر تشریف لے گئے تو انہوں نے کشمیری لیڈروں سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں کسی ایسے شخص سے ملنا چاہتا ہوں جس نے سارے کشمیر کا دورہ کیا ہو تاکہ میں اس سے ریاست کے ہر حصہ کے حالات دریافت کر سکوں۔ بڑی سوچ بچار کے بعد چوہدری عبدالواحد (مدیر اعلیٰ اخبار اصلاح سری نگر) کا نام پیش ہوا۔ چوہدری عبدالواحد نے صدرِ محترم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ارشاد کے تحت ریاست کا کونہ کونہ چھان مارا تھا۔ ان کے سفر کے حالات سُن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چوہدری صاحب کی قائداعظم سے ملاقات ہوئی جس کے اختتام پر قائداعظم نے بہت خوشنودی اور حیرانی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ چوہدری عبدالواحد کی معلومات اتنی وسیع ہیں کہ غیر ریاستی ہونے کے باوجود بھی کوئی ریاستی باشندہ مجھے ایسا نہیں ملا جو ریاست کے ہر حصہ کے حالات سے ان سے زیادہ باخبر ہو۔

کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے ضروری تھا کہ جو لیڈر صوبہ کشمیر سے حکماً نکال دیئے گئے تھے۔ ان پر سے پابندیاں دور کروائی جائیں چنانچہ سید زین العابدین نے مسٹر لاکھر انسپکٹر جنرل پولیس اور مسٹر کالون وزیر اعظم سے ملاقاتیں کر کے انہیں اس بات کے لئے آمادہ کر لیا۔ پہلے مولانا میرک شاہ اور میاں اللہ یار منظفر آبادی پر سے پابندیاں دور کی گئیں اور کچھ عرصہ بعد مفتی ضیاء الدین کو جو جموں میں نظر بند تھے کشمیر آنے کی اجازت دے دی گئی۔ چنانچہ ان سب نے آتے ہی کام شروع کر دیا۔

کہتے ہیں کہ دُودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے مولانا میرک شاہ پنجاب کے اخبارات میں مضامین بھجواتے۔ ان پر "صورِ اسرافیل" نام لکھتے۔ مولانا ظہور الحسن "ناصر تیر پوری" اور مولوی محمد سعید "رُحِیل" بیسعی" تھے مسٹر عبد المجید قریشی نے بھی کئی مضامین لکھے۔ یہ سب صاحبان ۱۹۳۱ء سے ہی اخبارات میں کچھ نہ کچھ لکھتے چلے آ رہے تھے۔ اور قریشی صاحب نے تو مضامین لکھنے کا خمیازہ ملازمت سے معطلی اور پھر جبری استعفیٰ کی صورت میں بُھگت لیا اور اس طرح قومی خدمت کے لئے سب سرکاری پابندیوں سے آزاد ہو گئے۔

کشمیر کمیٹی کے بھجوائے ہوئے وکلاء بھی کشمیر کے لیڈروں سے کسی طرح کم ہر دلعزیز نہ تھے۔ چنانچہ مُسلم کانفرنس کی کامیابی میں شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ، شیخ محمد احمد ایڈووکیٹ، میر محمد بخش وکیل چوہدری اسد اللہ خان بیرسٹر۔ چوہدری عزیز احمد وکیل، چوہدری عصمت اللہ وکیل چوہدری یوسف خان وکیل اور قاضی عبدالحمید وکیل سبھی کا حصہ ہے۔ اسی طرح چوہدری محمد عظیم باجوہ۔ مولوی ظہور الحسن لیفٹیننٹ محمد اسحاق نے بھی خوب سرگرمی

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

یہ گروپ فوٹو ان دنوں لی گئی تھی جب مجھے سیرالیون سے واپسی کا ارشاد ہو چکا تھا اور میری جگہ کام کرنے کے لئے مکرم و محترم مولانا محمد صدیق گورداسپوری وہاں پہنچ چکے تھے۔ انہیں وہاں پہنچے ابھی چند ہی روز ہوئے تھے۔ کہ احباب جماعت نے یہ دیکھ کر کہ میری واپس روانگی عنقریب ہونے والی ہے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ہم دونوں کی موجودگی میں ایک گروپ فوٹو ہو جانا چاہیئے چنانچہ اس گروپ فوٹو میں ہم دونوں موجود ہیں۔ باقی دوستوں میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں میں جانتا تو ہوں لیکن ان کے نام سے اس لئے ناواقف ہوں کہ ان سے بہت کم ملاقات کا موقعہ ملا۔ کچھ نوجوان ہیں اور کچھ معمر۔ کچھ دوست ایسے ہیں جن کے ساتھ بہت قریب رہ کر کام کرنے کا موقعہ ملا اور کچھ ایسے ہیں جنہوں نے جماعتی تنظیم میں خاصا کام کیا۔ اگرچہ انہیں میرے قریب رہ کر کام کرنے کا موقع نہیں ملا۔ لیکن میں ان کے کام سے مطمئن تھا۔ اور میری ہمیشہ یہ خواہش اور دعا ہوتی تھی اور ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی اولادوں کو دین کی خدمت کی توفیق دیتا رہے اور جو کچھ بھی وہ کر پائے اسے قبول فرمائے۔ ان دوستوں میں سے بعض دوست ایسے ہیں جن کا ذکر میں پہلے کسی "کاغذی ہے پیرہن" مضمون میں کر چکا ہوں اور میں کوشش کرتا ہوں کہ ان باتوں کو دوہرایا نہ جائے۔ اس لئے ان کا ذکر یہاں کرنا مقصود نہیں ہے دو دوست خاص طور پر پیش نظر ہیں جن کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک اور وہ تقریباً درمیان میں کھڑے ہیں تقریباً میں نے اس لئے کہا کہ وہ کسی حد تک بائیں طرف ہیں۔ سفید داڑھی لمبا چوغہ اور ایک بہت نفیس مغربی افریقہ کی طرز پر ٹوپی اور اس پر پگڑی۔ یہ ہیں امام کول' فری ٹاؤن میں ان کی رہائش تھی۔ کسی کمپنی نے جہاں خاصی تعداد میں موٹریں استعمال کی جاتی تھیں یہ خود ڈرائیور ہونے کی وجہ سے موٹر گاڑیوں کے انچارج تھے۔ اور کبھی ہمیں ضرورت پیش آتی تھی کہ ساتھ والے کسی گاؤں یا قصبے میں جا کر احباب جماعت سے ملاقات کی جائے تو یہ جماعت کے ڈرائیور کو تو فری ٹاؤن میں ہی رہنے دیتے تھے۔ اور خود بڑے شوق سے ڈرائیو کرتے تھے کہ میرا یہ پیشہ ہے اور میرے اس پیشہ کو بھی دین کی خدمت میں استعمال ہونا چاہیئے۔ بعض اوقات یہ مقامی زبان میں میری ترجمانی بھی کرتے تھے۔ دیکھنے سے ہی یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان کے دل میں محبت کے جذبات ہیں۔ بہت پیار سے ملتے تھے اور ملنے کی ہمیشہ تڑپ رہتی تھی۔

جب بھی ملتے بڑی اچھی گفتگو ہوتی ایک دفعہ ایسی بھی گفتگو ہوئی جو کسی سے متوقع نہیں کوئی شخص اپنے متعلق یہ کہنے کے لئے تیار نہیں کہ مجھے کبھی منافق سمجھا گیا۔ کول صاحب کہنے لگے کہ یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ حضرت امام جماعت الثالث نے سترہ آیات یاد کرنے کے لئے ساری جماعت کو ارشاد فرمایا ہے لیکن حضور نے بھی اس کے متعلق مزید کچھ نہیں فرمایا اور جماعت کو معلوم بھی نہیں ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب حضور یہاں تشریف لائے تھے۔ تو کسی نے میرے متعلق ایسی باتیں کہیں جن سے حضور کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں منافق ہوں لیکن حضور نے اپنے عرصہ قیام میں اس بات کو بھانپ لیا اور مجھ سے اظہار بھی کیا کہ جس شخص نے میرے متعلق باتیں کی تھیں وہ کسی طرح بھی سچا نہیں ہو سکتا۔ آپ کو میں نے ایک مخلص خادم دین پایا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میری وجہ سے مجھ جیسے لوگوں کو بچانے کے لئے اور مجھ جیسے لوگوں کے ایمان کو محفوظ رکھنے کیلئے حضور نے ساری جماعت کو ارشاد فرمایا کہ وہ پہلی سترہ آیات زبانی یاد کریں۔ ان میں منافقت کا بھی ذکر ہے اور ایمان کا بھی ذکر ہے اور میری بھی یہی قلبی حالت تھی جو حضور کے سامنے آئی۔ یعنی کسی نے یہ شکایت کر دی کہ میں منافق ہوں اور حضور پر یہ بات کھل گئی کہ میں ایک دین دار شخص ہوں اور خلوصِ نیت سے جماعت کی خدمت بجا لاتا ہوں۔

میں نے جب یہ واقعہ سنا تو میں بڑا حیران ہوا کیونکہ اپنے متعلق کوئی شخص یہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہوتا کہ مجھے کبھی منافق کہا گیا تھا اور میری وجہ سے ساری جماعت کو منافقت سے بچنے اور ایمان کو محفوظ رکھنے کی یوں تلقین کی گئی کہ سترہ آیات یاد کی جائیں۔

ہماری فری ٹاؤن کی بیت الحمد میں عبادت کی امامت کی ذمہ داری بھی انہی کے سر تھی۔ چنانچہ جب میں فری ٹاؤن سے باہر ہوتا اور بعض اوقات میں اپنی موجودگی میں بھی ان سے کہتا کہ یہ امامت کرائیں تو بڑے عجز اور انکسار کے ساتھ یہ امامت تو کروا دیتے لیکن اس خیال کا اظہار کرتے کہ نہیں آپ مرکز سے آئے ہیں۔ آپ حضرت امام جماعت کے نمائندہ ہیں اس لئے میرے خیال میں آپ ہی کو یہ فریضہ ادا کرنا چاہیئے۔ یہ بھی ان کی محبت اور عقیدت ہی کا ایک پہلو تھا۔ اسی لئے جب میں ان کی تصویر دیکھتا ہوں تو میرے دل میں باقی ساری باتوں کے علاوہ جو جذبہ ابھرتا ہے وہ ان کی محبت کے اظہار کا ہے۔ کبھی بیت الحمد میں ملتے کبھی مشن ہاؤس میں ملتے کبھی سربازار مل جاتے اور کبھی ہمارے ساتھ دوروں پر جاتے اور جب بھی دورے پر جاتے جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے یہ مشن کی کار خود چلاتے اور اپنے لئے اس بات کو فخر کا باعث سمجھتے کہ انہیں مرکز کے نمائندے بلکہ حضرت امام جماعت کے نمائندے کو یہ خدمت پیش کرنے کی یہ سعادت مل رہی ہے۔ ایسی باتیں مربی انچارج کے دل میں بھی عجز اور انکسار پیدا کرتی ہیں جب وہ اس قسم کی محبت دیکھتا ہے تو اس کا دل بھی پگھل جاتا ہے اور جب وہ محبت اور عقیدت کے یہ نمونے اپنے سامنے رکھ کر غور کرتا ہے تو اسے محسوس ہونے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو کیسے کیسے مخلص عطا کئے ہیں۔ اور پھر وہ بھی خاصے دُور دراز علاقوں میں۔

دوسرے صاحب جن کا میں ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہ ہیں مسٹر الیف۔ الیس بنگورا۔ مسٹر بنگورا پہلے احمدیہ جماعت کی فری ٹاؤن میں دکان کے انچارج تھے اور بعد میں یہ دکان انہی کے سپرد کر دی گئی۔ نہایت اطاعت گزار اور محبت کرنے والے۔ میں اکثر اس بات سے شرما جاتا تھا کہ جب بھی ان کی دکان پر گیا اور وہاں بہت سے لوگوں کو موجود پایا تو انہوں نے بڑے زور سے سب سے کہا کہ ہٹ جاؤ ایک طرف اب میری جماعت کے امیر آگئے ہیں مجھے ان سے بات کرنے دو۔ وہ لوگ میری طرف دیکھتے اور میں سمجھتا ہوں کہ حیران رہ جاتے کہ آخر اس شخص کو اتنی عزت کیوں دی جا رہی ہے۔ لیکن وہ بار بار ہاتھ ہلا ہلا کر کہتے کہ دیکھو ایک طرف ہو جاؤ۔ مجھے ان سے بات کرنے دو۔ وہ میری دکان پر آئے ہیں۔ یہ میرے لئے برکت کا باعث ہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہوتا ہو مجھے اپنی ذات میں تو کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی۔ لیکن امام جماعت کا نمائندہ ہونے کی وجہ سے اگر کچھ لوگ یہ محسوس کرتے کہ امیر سے ملاقات برکت کا باعث ہے تو یہ یقیناً ان کی عقیدت اور ان کی محبت کا اظہار ہے۔ انہیں پکنک کا بھی شوق تھا۔ اور بعض اوقات پانچ دس افراد کو جن میں بعض غیر از جماعت دوست بھی شامل ہو جاتے پکنک پر لے جاتے اور مجھے خاص طور پر اس بات سے خوشی ہوتی کہ ان کے تعلقات خاصے وسیع ہیں اور صرف وسیع نہیں بلکہ ایسے حلقے میں وسیع ہیں جو ہر لحاظ سے معاشرے پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کچھ حکومت کے افراد ہیں۔ کچھ تجارتی کمیونٹی کے افراد ہیں۔ کچھ تعلیمی اداروں کے افراد ہیں۔ اور ان سب کے ساتھ ان کا رابطہ بہت اچھا تھا۔ جب احمدیہ جماعت کی اس دکان کا آغاز کیا گیا تھا تو یہ بہت چھوٹی سی دکان تھی حضرت امام جماعت الثانی ہمیشہ اس بات کی تلقین فرمایا کرتے تھے کہ جماعت کے اخراجات پورا کرنے کے لئے تجارت میں حصہ لینا چاہیئے۔ چنانچہ حضور ہی کے ارشاد کے مطابق نائیجیریا میں غانا میں سیرالیون میں اور غالباً بعض اور جگہوں پر بھی سٹور کھولے گئے۔ بعض جگہوں پر کپڑے کے سٹور اور بعض جگہوں پر کتابوں کے سٹور اگرچہ شروع میں تو وہ ایک چھوٹی سی ہی کوشش تھی لیکن سیرالیون کی دکان کو دیکھ کر کہا جا سکتا تھا کہ ان کی مینجری میں اور ان کی ملکیت میں آنے کے بعد یہ دکان خاصی بڑی ہو گئی۔ اور مشن نے جب بھی جو کچھ بھی اس دکان سے چاہا انہوں نے بشاشت کے ساتھ ہمیں دیا۔ میں وہاں ایک بلیٹن نکالتا تھا۔ احمدیہ نیوز بلیٹن۔ اس کی پندرہ روزہ طباعت و اشاعت ہوتی تھی۔ اس کے لئے سارا کاغذ اور ساری سیاہی اور دیگر ضروری اشیاء بھی اپنی طرف سے دیا کرتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بلیٹن نے خدا کے فضل سے جماعت میں بیداری کا اچھا خاصا کام کیا۔ بلیٹن کی بات آئی ہے تو ایک گذارش کرتا چلوں کہ ایک دفعہ مجھے پتہ چلا کہ فرانس میں میڈیکل وظائف دیئے جا رہے ہیں۔ میں نے فوری طور پر وہ نوٹس اپنے بلیٹن میں شائع کیا اور ہمارے ایک اور ڈاکٹر جن کا نام بنگورا ہی تھا۔ ڈاکٹر ادریس بنگورا اور جو ایک وقت میں بعد میں قادیان بھی گئے اور ربوہ بھی تشریف لائے۔ انہوں نے وہ نوٹس پڑھا چونکہ انہیں تھوڑی بہت فرانسیسی زبان آتی تھی انہیں یہ وظیفہ مل گیا۔ میری ان سے دراصل پوری طرح ملاقات فرانس سے واپس آنے پر ہوئی۔ اگرچہ اس سے پہلے بھی تھوڑی بہت ملاقات تو تھی۔ لیکن وہاں سے واپس آنے سے پہلے انہوں نے فرانس میں اپنا طبی کورس پورا کر لیا۔ اور واپس تشریف لائے تو پھر میرا اور ان کا رابطہ بڑھنا شروع

باقی صہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

لاہور (لیڈی رپورٹر + سٹی رپورٹر + نمائندہ خصوصی) شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اندراج کے خلاف اقلیتی تنظیموں نے پاکستان بھر میں تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ۲۱ر اکتوبر کو لاہور میں ایک احتجاجی جلوس نکالا جائے گا۔ اس جلوس میں اقلیتی جماعتوں کے عہدے داروں کی بڑی تعداد شرکت کرے گی۔ ملک بھر کی اقلیتی تنظیمیں اس فیصلے کے خلاف بھوک ہڑتالی کیمپ لگائیں گی۔ ویمن ایکشن فورم کی عہدیداروں مہناز رفیع، حنا جیلانی، عاصمہ جیلانی نے بتایا کہ حکومت اس طرح فرقہ واریت کو فروغ دے رہی ہے۔ اس طرح کل کو حکومت دینی فرقوں کا خانہ بھی شناختی کارڈ پر بنا دے گی۔ ہم اقلیتوں کے حقوق کی مکمل حفاظت کے لئے ان کے ساتھ ہیں۔ مہناز رفیع نے بتایا کہ اگر ضرورت پڑی تو خواتین بھوک ہڑتالی کیمپ لگائیں گی۔ انجمن حقوق انسانی کے چیئرمین ممتاز قانون دان ایس ایم ظفر نے کہا ہے کہ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ سے ملک میں لوگوں کے درمیان مذہبی تعصب اور امتیاز پیدا ہوگا اور ملک کی یکجہتی کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اس قانون سے اقلیتوں میں بے چینی اور ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچے گی۔ پی پی پی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات سلمان تاثیر نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے پر شدید تنقید کرتے ہوئے اسے اسلام اور قائداعظم کی روایات کے منافی قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ فیصلہ مولانا عبدالستار نیازی کی زیر صدارت ایک ایسے اجلاس میں کیا گیا جس میں اقلیتوں کا کوئی بھی نمائندہ شریک نہیں تھا۔

(پاکستان ۲۰ر اکتوبر ۱۹۹۲ء)

لاہور (لیڈی رپورٹر) فرزند اقبال ریٹائرڈ چیف جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال نے کہا ہے کہ سیاستدانوں، ملاؤں اور وڈیروں نے ہمیشہ غریب عوام کے حقوق کے استحصال اور اپنے ذاتی مفادات کے لئے اسلام کا نام استعمال کیا۔ سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف اسلام کے نام پر چلائی جانے والی احتجاجی تحریک کا مقصد اسلام کا نفاذ نہیں بلکہ بھٹو حکومت کا خاتمہ تھا اسی لئے اس تحریک میں ولی خان جیسے لوگ بھی شامل تھے۔ اگر تحریک کا مقصد اسلام کا نفاذ ہی ہوتا تو بھٹو نے شراب اور ریس پر پابندی لگادی تھی۔ اور احمدیوں کو کافر قرار دے دیا تھا۔ جن علماء کو اس مقصد کے لئے اکسایا گیا ان سے سب واقف ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے خواتین محاذ عمل کے زیر اہتمام "اسلام میں اصلاحی نقطہ نگاہ اور خواتین" کے موضوع پر منعقدہ ایک مجلس مذاکرہ سے خطاب کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کے خلاف تحریک کا مقصد ناظم الدین کی حکومت کا خاتمہ اور سر ظفر اللہ خان کی وزیر خارجہ کے عہدے سے معطلی تھی۔ بعد میں وہی ظفر اللہ خان اقوام متحدہ میں اہم عہدوں پر فائز ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں مارشل لاء ایڈمنسٹریٹروں نے بھی عوامی حقوق کا استحصال کیا۔ جنرل اعظم کے دور مارشل لاء میں مظالم کی انتہا ہوئی۔ جب کہ ضیاء الحق نے اپنی غیر مقبول حکومت کو بچانے کے لئے مسلسل اسلام کا نام استعمال کیا۔ اور یوں ضیاء الحق نے اپنی حکومت کو بچانے کے لئے عوام کو اُلو بنایا۔ بے نظیر بھٹو کے دور میں شریعت بل منظور کرنے کے لئے پیش رفت ہوئی تو اس کی منظوری سے قبل ہی غلام اسحاق خان نے اسمبلیاں توڑ دیں۔ موجودہ شریعت بل میں شریعت کے سوا سب کچھ ہے۔ جسٹس جاوید اقبال نے کہا کہ ایوب خان واحد حکمران تھے جنہوں نے اسلام کے اصلاحی نظام کو نافذ کرنے کی کوشش کی لیکن ان کا ساتھ نہ دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت تعلیمی اداروں پر بنیاد پرستوں کا قبضہ ہے جس کی وجہ سے ریاست کو بھی خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اب یہ سوال زیر غور ہے کہ اسلام کے اصلاحی نظام کو نہ اپنایا گیا تو ملک بچ سکے گا یا نہیں؟ جس طرح جھنگ میں مسجدوں کے اندر کلاشنکوف استعمال ہو رہی ہے اور فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑک رہی ہے اگر یہ سلسلہ اپنی انتہا پر پہنچا تو ہمارا حشر بھی یوگوسلاویہ اور بوسنیا جیسا ہی ہوگا اور ملک بھی نہیں بچ سکے گا۔ بانیان پاکستان نے جس مقصد کے لئے وطن حاصل کیا تھا ان مقاصد کو فراموش کر دیا گیا ہے۔ بنیاد پرستی کا منحوس چکر مکمل ہو رہا ہے اگر ایسا ہوا تو اسلام "ڈس کریڈٹ" ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہر ادارے پر بنیاد پرستی کا غلبہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام صرف تعزیرات کی حد تک محدود ہو کر رہ گیا۔ عورت کے سر پر دوپٹہ رکھنے اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے سے اسلام محدود ہو گیا ہے۔ یہ تشویشناک بات ہے۔ ضیاء الحق کا اسلام تو ایسا تھا کہ وہ سود کی رقم سے زکوٰۃ وضع کرتے تھے۔ جب کہ آج بھی زمینداروں کی اکثریت جائیداد میں سے لڑکیوں کو حصہ نہ دینے کے لئے اسلام کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرتی ہے۔

پاکستان بنیاد پرستوں کے لئے قائم نہیں ہوا تھا۔ خدا کی حاکمیت کا تصور دے کر ملّا۔ پارلیمنٹ کی بالادستی ختم کرنا چاہتے ہیں اور نااہل سیاستدانوں کو اس کا احساس تک نہیں۔ افسوس قائد اعظم کی وفات کے بعد مسلم لیگ نے اس طرف غور نہ کیا۔ سیاستدان آپس میں اقتدار کے لئے لڑتے رہے اور اسلام کا نام استعمال کرتے رہے۔

(نوائے وقت ۱۹ر اکتوبر ۱۹۹۲ء)

بقیہ: صہ ۳ سے آگے

سے کام کیا۔ یہ سب صاحبان کشمیر کے مختلف علاقوں میں کام کر رہے تھے اور انہوں نے اپنے اپنے علاقوں سے مسلم کانفرنس کے لئے نمائندگان تیار کئے۔ کیونکہ مسلم کانفرنس کے بانیوں کو اس وقت تک اتنے وسائل میسر نہ تھے کہ ہر جگہ کا دورہ کر سکتے۔

بقیہ: صہ ۴ سے آگے

ہوا۔ انہوں نے بھی اس بات پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ بلیٹن میں ہم نے یہ چھوٹا سا نوٹ دے کر ان کے لئے یہ موقعہ پیدا کر دیا کہ وہ فرانس کا وظیفہ حاصل کریں۔ وہ چونکہ اپنی طبی تعلیم روس سے حاصل کر کے آئے ہوئے تھے اور ان کی بیوی بھی روسی تھی۔ اس لئے حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا کہ ڈاکٹر بنگورا صاحب کے ساتھ مل کر سلسلے کا لٹریچر روسی زبان میں ترجمہ کیا جائے۔ یہ بات تو بنگورا صاحب جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے قادیان بھی تشریف لے گئے اور ربوہ بھی آئے اور واپسی پر جو انہوں نے قادیان اور ربوہ کی کیفیت بیان کی اس سے پتہ چلتا تھا کہ ان کی دینی سمجھ بوجھ کتنی زیادہ ہے۔ وہ سیرالیون کی جماعت کے نائب صدر بھی رہے ہیں۔ پہلے تو کسی ہسپتال میں ملازمت کرتے تھے۔ اب انہوں نے اپنا کلینک کھولا ہوا ہے۔ اور سنا گیا ہے کہ خدا کے فضل سے ان کی پریکٹس بہت کامیاب ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید کامیابیاں عطا کرے۔ اس تصویر میں جتنے دوست ہیں جیسا کہ میں نے کہا ہے کچھ ایسے ہیں جنہیں میں جانتا ہوں اور کچھ ایسے جنہیں میں نہیں جانتا لیکن میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں سے نوازے جو وفات پا چکے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنا قرب عطا کرے اور ان کی اولادوں کو دین کی خدمت کی توفیق عطا کرے اور جو حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت دے اور ان کی اولادوں کو بھی دین کی خدمت پر لگائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

واقفینِ نو اور تحمّل مزاجی

حضور نے فرمایا:۔

"ہمیں ایسے واقفین بچے چاہئیں جن کو شروع ہی سے اپنے غصے کو ضبط کرنے کی عادت ہونی چاہئیے۔ جن کو اپنے سے کم علم کو حقارت سے نہیں دیکھنا چاہئیے۔ جن کو یہ حوصلہ ہو کہ وہ مخالفانہ بات سنیں اور تحمل کا ثبوت دیں۔ جب ان سے کوئی بات پوچھی جائے تو تحمل کا ایک یہ بھی تقاضا ہے کہ ایک دم منہ سے کوئی بات نہ نکالیں، بلکہ کچھ غور کر کے جواب دیں۔ یہ ساری ایسی باتیں ہیں جو بچپن ہی سے طبیعتوں میں اور عادتوں میں رائج کرنی پڑتی ہیں۔ اگر بچپن سے یہ عادتیں پختہ نہ ہوں تو بڑے ہو کر بعض دفعہ ایک انسان علم کے ایک بہت بلند معیار پر پہنچنے کے باوجود بھی ان عام سادہ سادہ باتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۰ر فروری ۱۹۸۹ء)

وضاحت

الفضل مورخہ ۱۳ر اکتوبر میں مسل نمبر ۲۸۵۹۱ کے تحت مکرم بشیر احمد صاحب ظفر کی وصیت کا اعلان شائع ہوا ہے اسمیں درج شدہ جائیداد سے نمبر ۱ اور نمبر ۲ ان کی ذاتی جائیداد ہے۔ جب کہ نمبر ۳ تا نمبر ۶ کی جائیداد میں ۱/۲ حصہ ان کے بھائی کا ہے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلیم شاہجہانپوری

اردو زبان ــــ ایک ادبی وضاحت

آپ کا خط ملا، اس عنوان کے تحت آپ نے مکرم کرنل (ریٹائرڈ) بشارت احمد صاحب کا جو خط روزنامہ الفضل مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۹۲ء میں درج فرمایا ہے اس نے ذہن کے دریچے کھول دیئے اور چند ضروری معروضات آپ کے مؤقر جریدہ تک پہنچانے کا راستہ ہموار کر دیا۔

کرنل صاحب کا یہ خیال کہ اردو زبان لشکری زبان کے طور پر شروع ہوئی اس زبان پر تو اطلاق پا سکتا ہے جو اس زمانہ میں بھی لین دین کے معاملات میں کام آتی تھی اور آج بھی برصغیر پاک و ہند کے بازاروں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے لیکن وہ زبان جو ہندوستان کی علمی ادبی اور شعری دنیا میں ایک سنگِ میل کا فریضہ انجام دے رہی تھی اور جو آج کے زمانہ میں اپنی ارتقائی منازل طے کرتی ہوئی بین الاقوامی سطح پر بھی اپنا ایک اہم مقام حاصل کر چکی ہے وہ ہرگز اس لشکری زبان سے کوئی تعلق نہیں رکھتی جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت میر درد دہلوی علیہ الرحمہ کے اس قول کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں جس سے اردو زبان کی ابتدائی حالت اور آئندہ ترقیات کے بارے میں ایک پیشگوئی بھی پائی جاتی ہے آپ اردو زبان کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اے اردو گھبرانا نہیں تو فقیروں کا لگایا ہوا پودا ہے۔ خوب پھلے پھولے گی۔ تو پروان چڑھے گی اور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ...... بادشاہی قانون اور حکیموں کی طبابت تجھ میں آجائے گی اور سارے ہندوستان کی زبان مانی جائے گی" (میخانۂ درد صہ۱۵۳)

جہاں تک اردو زبان کی ابتداء کا تعلق ہے تو وہ عہد بلبن ہی میں نہیں چند الفاظ اور کہہ مکرنیوں کی صورت میں امیر خسرو کی باقیات میں مل جاتی ہے۔ یہاں تفصیل میں جانے کا موقعہ نہیں لیکن راقم الحروف نے "زبان اردو" کے عنوان سے جو نظم لکھی ہے اس کے چند اشعار یہاں نقل کر دینا بے محل نہ ہوگا۔

ڈالی خسرو نے تھی بنیادِ زبانِ اردو
عہد بلبن میں بھی ملتا ہے نشانِ اردو
راج رامپا جو لکھی چند کوی نے ہمدم
اس میں ملتے ہیں کچھ الفاظ زبانِ اردو
جگ میں مشہور ہیں سودا کے بہتر نشتر
ہیں یہ اشعار کہ ہیں تیر و سنانِ اردو
اک غزل میر کی پڑھئے تو پتہ چل جائے
اس کو کہتے ہیں، یہ ہوتی ہے زبانِ اردو
خود یہ منزل نہ تھی منزل کا نشاں تھی پہلے
آج جس شان کی اردو ہے کہاں تھی پہلے

اردو کی ابتداء، اس کے ابتدائی اہم مراکز اور ارتقائی ترقی پر اردو زبان کے محققین نے بڑی محنت کی ہے اور ہر نکتہ کو بڑی وضاحت اور عالمانہ تحقیق کے بعد اپنی مؤقر تصنیفات میں محفوظ کر دیا ہے اس سلسلہ میں "علم اللسان"۔ "محاکمہ مرکز اردو" "داستان زبان اردو" "اردو زبان کا ارتقاء" اور "اردو کی فضیلت چند بنگالی اکابر کی نظر میں" وغیرہ کے مطالعہ سے اردو زبان کی ابتدا اس کی درجہ بدرجہ ترقی، اس کی اہمیت و افادیت السنہ عالم میں اس کا مقام وغیرہ پر آگاہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ فی الحال ہم صرف چند حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں:۔

"حکیم احمد علی یکتا صاحب رسوا دستور الفصاحت میں لکھتے ہیں:۔

(۱) "اردو عبارت است از زبانے کہ بعد اختلاط و ارتباط الفاظ پنجابی و میواتی و برج با کلمات عربی و فارسی وغیرہ و دیگر زبانہا پیدا شدہ"
(داستان زبان اردو از ڈاکٹر شوکت سبزواری)

ترجمہ:۔ اردو عبارت ہے اس زبان سے جو پنجابی و میواتی و برج بھاشا کے الفاظ اور عربی، فارسی اور دیگر زبانوں کے اختلاط اور ارتباط سے پیدا ہوئی۔

(۲) "مخلوط اور رلی ملی اردو یعنی دربار کی مہذب اور شائستہ زبان جو آج بھی اس حکومت کے پہنا ور صوبوں میں رائج کرتی ہے کہ کبھی ہندوستان کی قدیم ترین سلطنت شمار ہوتی تھی"
(ہندوستانی زبان کی گرائمر از جان گلکرائسٹ)

(۳) ہندی بھاشا اور ساہتیہ کے مصنف رام چندر شکل فرماتے ہیں:۔

"ان دنوں اور اس سے پہلے کھڑی بولی (اردو کا ایک نام) تعلیم یافتہ ہندوؤں کی مہذب زبان تھی جو دہلی سے بہار تک کے علاقے میں بولی جاتی تھی"
(ہندی بھاشا اور ساہتیہ صہ۲۱۰)

(۴) مولوی محمد حسین صاحب آزاد مصنف آبحیات فرماتے ہیں:۔

"رفتہ رفتہ شاہجہاں کے زمانے میں شہر اور شہر پناہ تعمیر ہو کر دلی دار الخلافہ ہوئی بادشاہ اور ارکانِ دولت زیادہ تر وہاں رہنے لگے۔ اہل سیف، اہل قلم، اہل حرفہ اور تجار وغیرہ۔ ملک ملک اور شہر شہر کے آدمی ایک جگہ جمع ہوئے ترکی میں اردو بازار لشکر کو کہتے ہیں اردوئے شاہی دربار میں ملے جلے الفاظ زیادہ بولے جاتے تھے۔ وہاں کی بولی کا نام "اردو" ہوگا۔ (آبحیات صہ۲۱)

(۵) ہسٹری آف انڈیا کے مصنف ونسنٹ سمتھ کے خیالات دربارہ زبان اردو "اردو زبان اپنی سادگی، قواعد صرف و نحو کی نرمی اور کثرت الفاظ کی بنا پر ہماری زبان انگریزی سے بہت قریب ہے۔ اس زبان میں یہ صلاحیت ہے کہ تمام موضوعات و مطالب کو خواہ وہ ادبی و فلسفیانہ ہوں یا سائنٹیفک آسانی اور کامیابی سے ادا کر سکتی ہے۔
(منقول از ہفت روزہ قومی زبان مورخہ یکم نومبر ۱۹۸۴ء صہ۴)

دنیا میں بولی جانے والی زبانیں خواہ وہ اس وقت زبانوں کی برادری میں کتنے ہی اعلیٰ مقام کی حامل ہوں یا محدود علاقوں میں بولی جانے والی بولیاں سب ہی ابتداء میں ضرورت کے پیش نظر یا دوسری زبانوں کے میل ملاپ سے پیدا ہوئیں ان کی ابتدائی حالت وہ نہ تھی جو ارتقائی منازل طے کرنے کے بعد آج نظر آتی ہے۔

ہر ترقی یافتہ زبان میں ماہر لسانیات نے قواعد و ضوابط مرتب کر کے ہی اس کو ایک اعلیٰ مقام کا حامل بنایا ہے اور جس زبان کی اپنی کوئی قواعد نہیں وہ بولی تو کہلا سکتی ہے، زبان کہلانے کی ہرگز مستحق قرار نہیں دی جا سکتی۔

کوئی ترقی پذیر جماعت خواہ دینی ہو یا دنیوی کسی زبان کا سہارا لئے بغیر اپنا پیغام دوسروں تک نہیں پہنچا سکتی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی اپنے پیغام کو تمام اکناف عالم میں پہنچانے کے لئے جس زبان کا انتخاب کیا وہ آپ کی مادری زبان نہ تھی بلکہ ایک ایسی نوزائیدہ زبان تھی جو اپنے ارتقائی منازل طے کرتی ہوئی اب اس مقام تک پہنچ چکی تھی کہ بڑے سے بڑے عالم اور عوام الناس تک اس اعلیٰ مقاصد کے حامل پیغام کو ان کے فہم کے مطابق پہنچانے اور دلنشیں کرنے کا فریضہ انجام دے سکتی۔ آپ نے زبان اردو کے الفاظ و محاورات ایسے برمحل استعمال کئے کہ مرزا حیرت دہلوی جیسے اہل زبان کو جو خود ایک بلند پایہ ادیب اور مترجم قرآن تھے۔ یہ کہنا پڑا کہ "اگرچہ ..... پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں ..... اس کا پرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے"

اس دور زبان بندی میں جس حکمت و دانائی اور "دامن تر مکن ہشیار باش" کی آواز پر قدم مارتے ہوئے ہمارے محترم مولانا نسیم سیفی صاحب روزنامہ کو چلا رہے ہیں اس کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے انہوں نے حالات کے تقاضے سے اخبار کی جو ترتیب قائم کی ہے اور جو موضوعات منتخب کئے ہیں وہ لاجواب ہیں۔ پرانے اخبارات 'الحکم'۔ 'بدر'۔ 'مصباح' اور الفرقان کے مضامین سے اسی حد تک استفادہ کیا جا سکتا ہے جتنا کہ حالات حاضرہ اجازت دیتے ہیں۔ سیفی صاحب ایک تجربہ کار اور پرانے صحافی ہیں وہ نہ صرف اردو صحافت کے ایک ستون ہیں بلکہ انگریزی میں بھی ایک کامیاب صحافی کی حیثیت سے عرصہ دراز تک خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ 'الفضل' موجودہ حالت میں بھی بامقصد، وزن دار اور وقیع ہے اور اس کی افادیت و اہمیت میں آج بھی کوئی کلام نہیں۔

ترقی پذیر جماعت احمدیہ کو ہر میدان میں آگے بڑھنا ہے خواہ وہ تقویٰ و خدا رسی کا میدان ہو یا دنیوی علوم و فنون کا۔ ہر علم اور ہر فن کو اس کی منطقی ارتقائی منزلوں تک لے جانا ہے اور علم شعر و ادب بھی چونکہ دنیوی علوم کی ایک اہم اور بنیادی ضرورت ہے۔ اس لئے زبان اردو کے محاسن و معائب کی نشاندہی کرنا بھی جماعت احمدیہ کی ایک ذمہ داری قرار پاتی ہے۔

بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو

"بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو۔ نہ ان کی تحقیر، عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ۔" (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صدا سے آگے

جائے۔ بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہمّ و غم دُور فرماوے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا (۔) ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دُعائیں قبول کر (۔) ہر یک قوّت اور طاقت تجھ ہی کو ہے (۔)۔

الراقم خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپورہ (۔)

(۷۔ دسمبر ۱۸۹۲ء)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۶۲۰ میں امۃ الحئی شاہدہ بنت چوہدری عبدالمنان قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۹/۷ دار الصدر غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک انگوٹھی مالیتی ۱۳۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ الحئی شاہدہ ۱۹/۷ دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ عبدالمنان والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ عبدالحئی برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۶۲۱ میں مبارکہ بیگم زوجہ حنیف احمد مبارک قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۱۰ دار الصدر غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۶-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی ہار مالیتی ۲۰۰۰/- روپے۔ (۲) طلائی کانٹے مالیتی ۲۰۰۰/- روپے (۳) انگوٹھی مالیتی ۸۰۰/- روپے (۴) چاندی کا سیٹ مالیتی ۳۰۰/- روپے۔ (۵) کڑے دو عدد مالیتی ۳۳۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ مبارکہ بیگم زوجہ حنیف احمد مبارک ۵/۱۰ دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ شفقت رسول وصیت نمبر ۲۳۹۰۲۔ گواہ شد نمبر۲ حنیف احمد مبارک خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۶۲۲ میں سعیدہ بیگم زوجہ مکرم علی محمد صاحب قوم رحما پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار النصر وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۶-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۳ تولہ مالیتی ۱۰،۰۰۰/- روپے (۲) حق مہر ۲۵۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ سعیدہ بیگم زوجہ علی محمد صاحب دار النصر وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ عبدالرزاق خان وصیت نمبر ۲۵۷۶۹۔ گواہ شد نمبر۲ میاں معراج دین وصیت نمبر ۲۵۶۵۶ دار النصر وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۶۲۳ میں شہناز چوہدری بنت چوہدری عنایت اللہ صاحب قوم چدھڑ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶/۵ھ دار العلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۶-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی ایک تولہ ایک ماشہ مالیتی ۲۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۶۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ شہناز چوہدری ۱۶/۵ھ دار العلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ منور احمد بھٹی وصیت نمبر ۱۹۲۲۸۔ گواہ شد نمبر۲ سید محمد امین شاہ ولد سید مہر علی شاہ ۱۳/۵ھ دار العلوم شرقی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۲ر نومبر۔ موسم خشک ہے۔ سردی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

○ ریتی ریلوے سٹیشن کے قریب کراچی سے پشاور جانے والی چناب ایکسپریس پہلے سے کھڑی ہوئی مال گاڑی سے خوفناک طریقہ سے ٹکرا گئی۔ اس کے نتیجہ میں انجن اور ۲ بوگیاں تباہ ہو کر الٹ گئیں ایک اندازے کے مطابق ۴۸ مسافر جاں بحق اور ۱۲۰ زخمی ہو گئے۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ میرے مخالف احمقوں کی جنت میں بس رہے ہیں۔ میری حکومت ۱۹۹۵ء تک قائم رہے گی۔

○ نیشنل ڈیموکریٹک الائنس نے نوابزادہ نصر اللہ خان کو این ڈی اے کا چیئرمین منتخب کر لیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے بغیر کوئی ملک جمہوری نہیں کہلا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک اس بنیادی اصول پر عمل نہیں کیا جاتا۔ کوئی بھی ملک جمہوری کہلانے کا حقدار نہیں ہو سکتا۔

○ قومی اسمبلی میں آج بتایا گیا کہ توقع ہے کہ سینڈک کے منصوبے میں اگست ۱۹۹۵ء میں پیداوار شروع ہو جائے گی۔

○ آزاد کشمیر میں ایک بس ایک ہزار فٹ گہرے کھڈ میں جا گری۔ جس سے ۲۷ افراد جاں بحق اور ۱۰ زخمی ہو گئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ تحریک چلانا ہر سیاسی پارٹی کا حق ہے لیکن پی ڈی اے کی تحریک ناکام ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ متناسب نمائندگی کے نظام سے انتشار پیدا ہو گا۔

○ کشمیری مجاہدین نے بھارتی فوج کے بٹالین کمانڈر کو یرغمال بنا لیا جھڑپ میں کرنل بھاٹیہ کے تین سیکورٹی گارڈ موقع پر ہلاک ہو گئے۔ سری نگر اور مقبوضہ وادی کے دوسرے شہروں میں جھڑپوں کے دوران حریت پسندوں نے ۱۶ بھارتی فوجی موت کے گھاٹ اتار دیئے۔

○ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم بیگم خالدہ ضیاء نے کہا ہے کہ ملک میں بے چینی اور گڑبڑ پھیلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

○ سابق یوگوسلاویہ ری پبلک آف بوسنیا ہرزے گووینیا کے صدر علی جاہ عزت بیگ ایران کا دورہ مکمل کرنے کے بعد اچانک ترکی پہنچ گئے۔ انقرہ پہنچنے پر انہوں نے ترکی لیڈروں سے بوسنیا کے خلاف ہتھیاروں پر پابندی سے متعلق بات چیت کی۔ انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ ان کے پاس کیمیائی ہتھیار موجود ہیں۔ تاہم وہ اس کے استعمال سے گریز کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔

○ اسرائیل اور فلسطینی رہنماؤں نے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے ایک سال سے جاری بات چیت پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ دو طرفہ بات چیت میں شریک نمائندے کوئی مشترکہ فیصلہ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

○ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھنے پر پی ڈی اے اور اقلیتی ارکان کی جانب سے تحریک التوا پیش کر دی گئی ہے جس پر غور آئندہ اجلاس میں ہو گا۔

○ پی۔ ڈی۔ اے نے اتوار کے روز حکومت کے خلاف لاہور میں احتجاجی جلوس نکالا۔ اور جلسہ کیا۔ جلوس مجموعی طور پر پرامن رہا۔ تاہم بعض شرکاء نے پولیس والوں اور ان کی گاڑیوں پر پتھراؤ کیا۔

○ انصار برنی اور شاہدہ انتخاب نے دو پاکستانی باشندوں کی میتیں ورثاء کے حوالے نہ کرنے کے خلاف احتجاجی بھوک ہڑتال ختم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اقلیتی ایم این اے بجے سالک بھی اس بھوک ہڑتال میں شامل ہو رہے ہیں۔

○ معتبر ذرائع کے مطابق اساتذہ کی بھرتی کے لئے حلقہ کے امیدواروں کی فہرستیں متعلقہ ایم پی اے صاحبان کو فراہم کر دی گئی ہیں۔ جب بھی بھرتی ہو گی ان ایم پی اے صاحبان کی طرف سے سفارش کردہ امیدواروں کو ہی منتخب کیا جائے گا۔

کمرشل و رہائشی جائیداد
خریدنے کا سنہری موقع

ربوہ شہر کے سنٹر میں ریلوے روڈ پر نہایت قیمتی جائیداد موسوم (البدر مارکیٹ) جس میں دس مرلہ فرنٹ پر دو دکانیں تعمیر شدہ ہیں اور باقی ایک کنال کا قطعہ بافیضہ بغرض رہائش موجود ہے۔ پلازہ تعمیر کرنے کے لئے نہایت موزوں۔ بجلی اور سوئی گیس موجود ہے اس جگہ کا پانی میٹھا ہے۔

چوہدری رشید احمد ۱۴/۵۵ دار العلوم شرقی ربوہ

فون ۶۲۹

خدام کے لئے سنہری موقعہ

(۱) ہماری فیکٹری میں گیس ویلڈنگ الیکٹرک ویلڈنگ، خراد کا کام اور ربڑ کا کام سکھایا جاتا ہے۔ دوران ٹریننگ ۸۰۰/- روپیہ ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔ رہائش کا بھی انتظام ہو گا۔ دیہاتی خدام کو ترجیح دی جائے گی۔

(۲) آفس ورک کیلئے آدمی۔ تعلیم کم از کم میٹرک (عمر ۲۵ تا ۳۵ سال)

میاں بھائی

پتہ برائے رابطہ: فیکٹری کمانی پٹہ گلی برف خانہ رانا اقبال نزد الفرخ مارکیٹ۔ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ۔ شاہدرہ۔ لاہور

فون ـــــ ۷۱۷۷۹ ـــــ ۷۱-۹۳۶

پتہ

ایک وقت میں تین کام

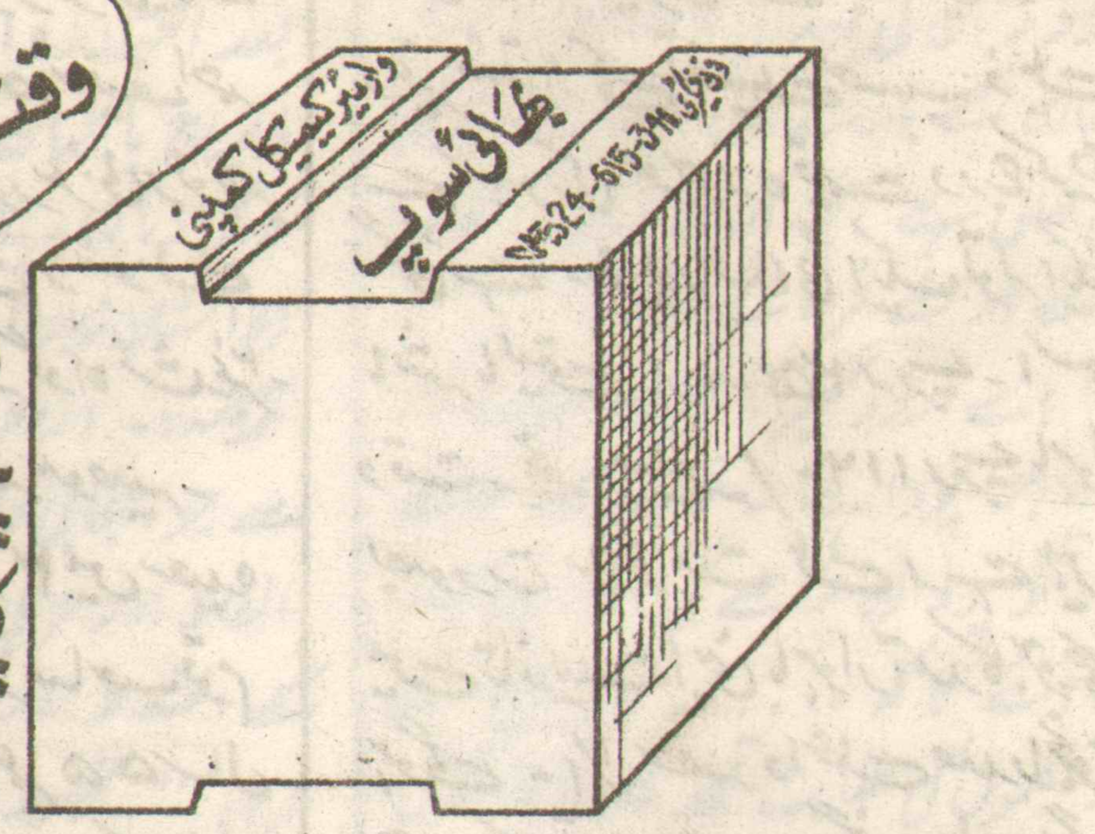

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ (رجسٹرڈ)

WARRIOR WARRIOR

وزن میں پورا ⊙ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔

اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۷۱۷۷۶۴ - ۷۷۷۶۴

فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۴۵۲۴